

ہندوستانی امریکی قلمکار کے تاثرات



ہندوستانی امریکی قلمکار اندر مدرسہ نہ، جنہوں نے اپنے ناولوں میں سترہویں صدی کے ہندوستان کی زندگی کو گھری تفصیل سے پیش کیا ہے، کہا کہ ان کی کہانیاں ایک ایسا راستہ فراہم کرتی ہیں جس کے ذریعہ یہ ممکن ہے کہ امریکہ میں رہتے ہوئے بھی اس ملک کے ساتھ، جہاں وہ جوان ہوتی تھیں، ایک مضبوط تعلق برقرار رکھا جاسکے۔ سدرسہن کو ان کے ناولوں "دی ٹونٹلی ایتھے والف" (بیسیسوں بیوی) اور "دی فیسٹ آف روزیز" (گلبوبوں کا تمہارا) کے حوالے سے زیادہ جانا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان کی تاریخ کی سب سے طاقت ور خاتون مہرالنساء کی زندگی کی واضح تصویر کشی کی گئی ہے۔ یہ مہرالنساء ہی تھی جو سترہویں صدی کے اوائل میں مغل شہنشاہیت کی ملکہ تور جہاں بنتی۔

دریکٹور کوسٹینل میں واقع اپنے گھر سے فی الفور ویب چیٹ کے دوران، فرینکنرٹ کتاب میلہ کے شرکاء سے انہوں نے گفتگو کرتے ہوئے کہا "ہندوستان میں میرے خاددان کا ایک بڑا حصہ آباد ہے اور امریکہ میں بھی وہ لوگ سکونت گیر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں اپنے آپ کو اسی نظر سے دیکھتی ہوں۔ میں ہندوستانی ہوں اور میں امریکی ہوں۔"

ستھن کا تعلق ہے میں نے یہ کہایاں سنی ہیں جنکن وہی گھنی رات کو صرف ایک مقام ایسا آتا ہے جہاں میں نے اپنے تھکل کی پچوں کو سلانے کے لئے سنائی جاتی ہیں۔ یہاں کے دوستوں اور پرواز سے کام لیا۔ یہ مقام "فیسٹ آف روزیز" میں آتا ہے جس رشتہ داروں کی کہایاں ہوتی چھیں۔ ویسے میرے والد نے مجھے میں ایک بہت بڑی ٹھلنگ کی بساط دکھائی گئی ہے۔ جس میں کہانی سناتا سکھایا۔ اور جب میں نے لکھا شروع کیا، تو یہ ہر ہمراہ اپنے ایک درباری مہابت خان کے ساتھ ٹھلنگ کھلائی ہیں اور اسے لکھتے دیتی ہیں اور اس طرح مہابت خان پر اپنی برتری کھڑکے کام آیا۔

میں نے اپنے دوستوں ناولوں میں ہن مقامات کا ذکر کیا ہے ان ہاہت کرتی ہیں۔ یہ دوستوں ٹھلنگ کے کھلاڑی کھیلنے کے لئے میں سے پیش مقامات کم و بیش چار سال گذر جانے کے باوجود "زندہ" مہروں سے کام لیتے تھے۔ یعنی چھوٹے چھوٹے ہاتھی کے آج بھی موجود ہیں۔ اور چکر یہ چھیز کافی پرانی ہو گئی ہیں اس لئے انہیں دیکھ کر آپ کو گلے گا کہ یہ اب بھی کافی اچھی حالت خانے سے دوسرے خانے میں تھکل کرتے ہے۔

جب آپ ان ٹھیم ایلان قلعوں اور محلوں کو دیکھنے کے جہاں مغل شہنشاہ رہا کرتے تھے۔ ان میں سے پیش مقامات پر ابھی کسی حد تک حال میں بہت بڑے بیانے پر مرمت کا کام ہوا ہے۔ اس لئے سنگ مرمر کے فرش، قدیم گمراہیں جھپٹ پر اور دیواروں پر کندہ کیا ہوا کم قیمتی سی بگرجوہرات کا کام ہے جو اب بھی اپنی جگہ ثابت و سالم ہے۔ آپ وہاں جائیں تو آپ کے لئے اس کا صورت تصورات اور خیالات کی ہیلوں کا بیس اور قلعوں پر تھی۔ جب یہاں پہنچ کر دشوار چیزوں ہو گا کہ اسی جگہ بھی ہمراہ انساء (جو بعد میں ملک اور زندگی کا راستہ رہا) کی تو مجھ پر یہ کھلا کر میرے پہنچھاڑات بری روشنی پڑتی ہے۔ جہاں تک میرے اپنے باپ اور دادا سے کہایاں

گھنٹوں سے چدد اقتباسات

"نوٹشی بھو و اف" میں سترہویں صدی کی زندگی کا آپ نے جو عیان کیا ہے اس سے میں کافی تھاڑا ہو۔ میرے دو سو لالٹ ہیں۔ کیا آپ نے اس کتاب کے لئے ہندوستان کی تاریخ کو کھلا کر یا پھر اپنے ماں باپ، دادا اور ای، نانا نانی سے سنی سنائی کہاں کوں کی بنیاد پر یہ تھیاتیات یا ان کی ہیں؟ اور کیا وہ جگہیں آج بھی ہندوستان میں موجود ہیں جن کا ذکر کہ آپ نے کیا ہے؟

میں نے "نوٹشی بھو و اف" اور "فیسٹ آف روزیز" دوستوں ناولوں کو لکھنے سے پہلے اور لکھنے کے دوران بڑی شدت سے عھنن کی۔ میری ساری تھیاتیں میں تھکل ملا تھے میں ہوئی۔ میں نے مقامی لاہوری میں بیخورٹی آف دیکٹن کے سر زمین میں اور ایلان لامبیری میں تھیات کا کام پورا کیا۔ ان دوستوں لاہوریوں میں تھے ترجمہ شدہ کافی سڑناٹے، تخلوٹات اور یادداشتیں لگیں ہیں جن سے سترہویں صدی کے ہندوستان کے کرواروں کی زندگیوں پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ جہاں تک میرے اپنے باپ اور دادا سے کہایاں

پاس ایک بچھتا۔ یعنی جب شہنشاہ جہاگیر سے اس کی شادی ہوئی پاہر کھایا جاتا ہے۔ لیکن میں نے یہاں مقامی کیونچی کاٹا ہے اس میں رات اور وہ شہنشاہ کی ترسویں بیوی بن کر اس کے حرم میں آئی (ای) ہے اور اس کا نام رکھا گیا ہے) تو وہ اس عمر سے تکلیفی تھی جب حورت کو پسندیدہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس حورت نے اپنے شوہر کی حکومت کے اگلے سڑھے رسول میں ایک ایسی امتحانی طاقت شوہری تحریر کی تھیں کاٹا۔ ان کاوسوں میں مجھے یہ بتایا گیا کہ میں دنوں ہوں۔ ہندوستانی بھی امریکی بھی۔

ہر کھایا جاتا ہے۔ لیکن میں نے یہاں مقامی کیونچی کاٹا ہے اس کی کامیں کیں اور وہ بھی جب میں چار نادل لکھا ہیں۔

میرے پاس دو غیر مطبوع نادل ہیں۔ اس کے بعد میں "ٹوٹی" لھجہ و اف" اور دی "فیسٹ آف روڈز" لکھا اور جب چاکر میں ٹھیکی تحریر کی تھیں کاٹا۔ اس کے بعد اس حورت نے اپنے اپنی تھیث میں کس طرح کاٹ پھانٹ کروں۔ اس پر نظر ہاتھ کا درملک کی حیثیت اختیار کر کی جس کی تکری کی کوئی ملک پرے مظاہر خاندان میں بھی تھی۔ وہ گواہی دربارگاتی تھی (اور جب بھی بر قدر پاٹھ ہوئی تھا اسکا۔ آپ لکھتے ہیں۔ اس کے بعد آپ اپ کو اپنی تھیث پڑھا کرتی تھی۔ اور اس نے اپنی تہریہ بارگاتی تھی۔ اس نے اپنے نام کے سلسلے کاٹا ہے (سلسلے صرف بادشاہ کے نام سے چلتے ہیں زوج کے نام سے نہیں) میرا شام کے پاس اقتدار اعلیٰ کی صرف ایک علامت بھی تھی۔ وہ علامت ہے خلبہ۔ خلبہ میرے کو کیا دلچسپی نظر آتی ہے؟

آپ کے پسندیدہ ہندوستانی قلمکار کون ہیں اور ان کے ادب میں آپ کو کیا دلچسپی نظر آتی ہے؟

میرے کو پسندیدہ لکھنے والے ہیں میں ان میں سے پیشتر کوئی میرا شام کے نام سے نہیں پڑھا جاتا۔ امام اس وقت بھی شہنشاہ چہاگیر کوہی اس شہنشاہیت کا فرمان روکا چکا۔ اور یہ سارے ان کے پورے ٹھیکی کام کی وجہے اگلی خصوصی کاٹوں کے خواہے کام میرا شام نے حرم میں داخل ہونے کے بعد کے۔ چھال پہلے سے پسند کرتی ہوں۔ ٹھال کے طور پر چڑا دیکھوں کو اس لیے ہندوستانی میں اس کے مدارج میں سے نہیں کہتی ہوں۔ کہاں کی زبان بہت اچھی ہے۔ ایسا بھر تھا۔ اس سے اپنے اخلاق و اکرام کی بارش پہلے سے تھی۔ وہ پہلے سے

یونیورسٹی کے بند بند ما حل میں، میں نے چھاہتائی سال گزارے تھیں پھر بعد میں یہ امتحانی خوش گن ادا کہا کہ امریکہ میں آپ امریکی معاشرہ کا حصہ نہ کتے ہیں اور اسی کے ساتھ اپنی تسلی اور رفاقت شاخت بھی پچائے رکھ سکتے ہیں۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ میں دنوں ہوں۔ ہندوستانی بھی امریکی بھی۔

"دی اپنائڈ راف سائلنس" کی کہانی دوسری مالی بھجکے دوستان کے ہندوستان کی ہے؟ کیا ۱۵۸۰ کے ہندوستان کے مقابلے میں جب کے ہندوستان کے بارے میں لکھنا آسان ہا؟ کہانی کے لیے کوئی فنا تھیں کرنے کے تھا لگاؤ سے اپنائڈ کا لکھنا کسی حد تک آسان ہو گیلے۔ "ٹوٹی" لھجہ و اف "اور" دی فیسٹ آف روڈز" میں بالکل ہی یا تیر انوس فنا تھی۔ اس میں ایسا نہیں تھا۔ اس کے مطابق ہر سرچ کرنے پلے بھی کافی مولادیو جو تھا۔ کافی کیا بہت زیادہ اپنائڈ میں ۱۹۲۲ کی تھی کے چار طوں کی کہانی ہے۔ برطانوی حکومت سے ہندوستان کے آزاد ہونے کے کی برسوں کی داشتائیں پہری طرح دستور برد ہیں اس لیے مجھے سارا پڑھنا چاہیا۔ اس میں سے میں نے یہ ٹھال کیا کہاں میں کے لیے مجھے کیا کیا چاہے۔ میرے ہندوستان کی خیالات اور میرے اس میں امریکی کو در کمہاً لختاں کا تھلاٹا ہے کہ بہرہ بارہ بخشی میں کے لیے امریکی کوچھ فوج میں شریک ہو کر ہندوستان پہنچا تھا، اسی سے ملے پلا۔

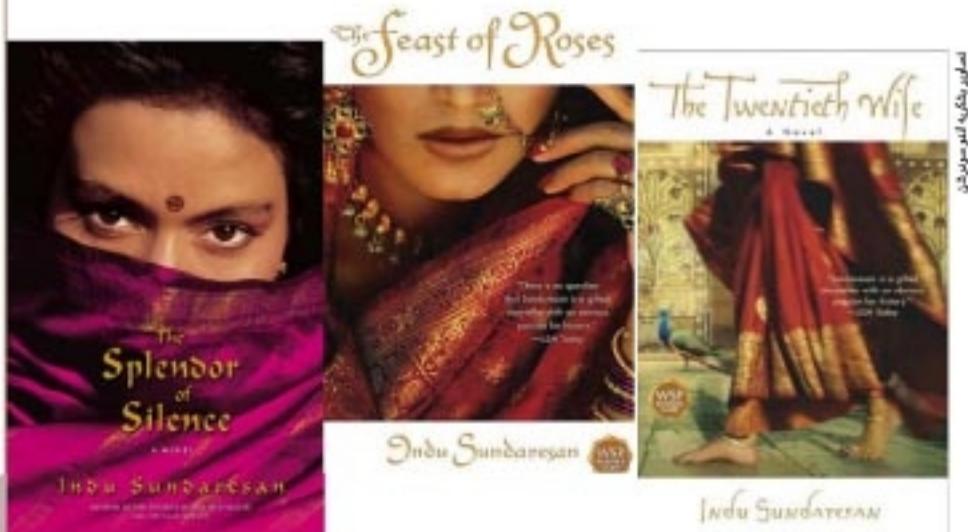
کیا آپ کو ایسا لگا ہے کہ اگر بڑی میں لکھنے والے ہندوستانی قلمکاروں کے لیے یا ایک اچھا درجے ہے؟

ہاں! ہندوستان میں رہنے والے اور ہندوستان کے باہر رہنے والے دلوں طرح کے لوگوں نے اگر بڑی میں جو کچھ لکھا ہے اس سے ایک بہت امداد اور یادا ہوا ہے۔ آج یہی کیوں؟ میں پہرے ٹھیک سے نہیں کہتی۔ جب چاکر مجھے ایک ایسا لکھنے والا ہے جس سال تک گھومنی رہی۔ جس سال تک گھومنی میں لکھنے والا ہے کہ کسکا۔ میں بھتی ہوں (اگر بڑی میں لکھنے والا ہندوستانی قلمکار) اپنی بات کہنے لگے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں کو بہت کچھ کہتا ہے۔ لگ کر رہے ہیں۔ طرح طرح کی آوازیں اگر بڑی ہیں۔

ہمصر بھی اور تاریخی بھی میں بھتی ہوں یا کافی اچھی بات ہے۔

کیا آپ مجھے یہ تا سکتی ہیں کہ آپ کے ملک میں لکھنے والوں کی خصوصی تربیت کا کوئی انتظام ہے؟ یعنی اپنی انسنی ثابت قائم کیے گئے ہیں؟

ہمارے یہاں ایم۔ ایف۔ اے کے کافی پروگرام چلتے ہیں۔ جس طرح میں امریکہ کی پیشہ یونیورسٹیوں میں ٹھیکی تحریر کا



گھوش اس لیے اچھے لگتے ہیں کہ وہ ایک خاص فنا تھیں کرتے ہیں۔ آر کے تاریخن قضا اور زبان دلوں کے لیے میرے پسندیدہ اور طاقت حرم کی دیوباروں تک محدود تھی۔ میرا شام نے طاقت کو ان خواتین سے دور کر دیا اور اس طاقت کا استعمال شاہی حرم میں بھی کیا اور شاہی دربار میں بھی۔ اسی اختیار کو استعمال کر کے کرداروں کو اچھی طرح بھتی ہیں۔

آپ کی بہرائی میرا شام کس قسم کی حورت ہے۔ آپ کیا اس ساتھ محاطات بھی کے۔ میرا شام کے بارے میں اور کچھ میرا شام کی عمر ۳۲ سال ہو چکی تھی۔ وہ بیوہ تھی۔ اس کے بھی تاکتی ہوں۔